انگلینڈ کا بادشاہ ہو یا جمہوریت پذیر فرانس کا، جذبۂ شخصیت پرستی کے سامنے آج بھی اتنا ہی بے بس ہے جتنا کہ ہزار سال پہلے تھا۔ اور تو اور مساواتِ انسانی اور اشتراکیت کا دیدار روس کیا اپنے گلے سے مظاہر پرستی کا پھندا اتار سکا ہے؟ ہرگز نہیں سٹالن اور لینن کے سامنے یہ قوم کتنی بے بس ہے؟ جو قوم خدا سے کٹ گئی عمر بھر مخلوق کی جبہ سائی اس کا شیوۂ حیات بنا۔ عجز و انقیاد اور تعظیم و تکریم کی وہ کونسی صورت ہے جس کا مظاہرہ خدائے حی و قیوم سے انسانیت کو توڑنے کے بعد جذبۂ پرستش نے ان قوموں سے اپنے مصنوعی اربابوں کے مجسموں، مقبروں، نشانیوں اور سمادھیوں پر نہیں کروایا۔ یہ صرف اسلام ہی ہے جو ان تمام تکلفات خود ساختہ امتیازات اور تعیشات کا کبھی روا دار نہیں رہا جن سے دوسروں کی انسانی عظمت اور جذبۂ خودی پائمال ہوتی ہو۔

خاندانی منصوبہ بندی کے بارہ میں تحریف و تاویل کی ہزار کوششوں کے باوجود اسلام کا عادلانہ نقطۂ نظر کسی باخبر مسلمان سے مخفی نہیں رہا۔ مگر پچھلے دنوں اس تحریک کے بارہ میں یورپ کے کلیسا کی ناراضگی عیسائیوں کے مذہبی پیشوا پوپ کی شدید خفگی اور پھر حال ہی میں ہندوؤں کے ایک ممتاز مذہبی رہنما شنکر اچاریہ کا احتجاجی بیان اس بات کی دلیل ہے کہ اسلام تو اسلام (جو ہر لحاظ سے مکمل اور فطری مذہب ہے) دنیا کا کوئی محرف یا مسخ شدہ مذہب بھی اس غیر حکیمانہ فعل کی تائید نہیں کرتا۔ گویا اس تحریک کی غیر معقولیت پر مذاہبِ عالم کا "اجماع" ہو چکا ہے۔

ہمارے ایک ہندوستانی بزرگ یہود کے عارضی غلبہ سے اتنے متاثر ہوئے کہ اس کا رشتہ یہود کے کسی در پردہ اور مخفی ایمان و اسلام سے جوڑنے لگے۔ اناللہ۔ موصوف کی عظمت و احترام کو ملحوظ رکھتے ہوئے ہم انہیں اس معاملہ میں مجبور سمجھتے ہیں۔ "قادیانیت" کے کفر ہونے میں انہیں اب تک انشراحِ خاطر نہیں ہوا۔ قرامطہ اور باطنیہ کے عقائد کا "تزکیہ" بھی فرما چکے ہیں۔ رہی سہی کسر یہودیت کو "اسلامیانے" کی سعی نے پوری کر دی۔ یہود آج اپنے مذہب کے معاملہ میں کتنے بھی پختہ کیوں نہ ہوں۔ مگر پیغمبرِ اسلامؐ کی بعثت کے وقت ان کا دینی تیقظ اور تصلب بہرحال اس وقت سے تو لاکھ درجہ زیادہ ہی ہوگا۔ مگر باطل مذہب کا یہ سہارا انہیں خدا کی طرف سے دائمی ذلت و خسران کے اعلان سے نہ بچا سکا۔ پھر رسوائی اور ذلت کی یہ مہر قرآن نے نزولِ قرآن کے وقت ثبت نہیں کی۔ بلکہ اس سے ہزار سال قبل کی لگی ہوئی ذلت و مسکنت کی اطلاع دی ہے۔ جبکہ اس دوران دو ایک

مرتبہ عارضی غلبہ اور قوت انہیں حاصل ہو چکی تھی، مگر اسے نہ تو نبیؐ اور صحابہؓ نے اس آیت کے منافی سمجھا نہ سلف میں سے کسی اور نے۔ اس لئے کہ ڈاکو کے عارضی تسلط اور غلبہ کو عزت و سرخروئی کا نام نہیں دیا جا سکتا۔ یہ ایک طے شدہ اور صاف بات ہے۔ کہ نہ تو محمد عربی علیہ السلام کی رسالت ماننے کے بغیر کوئی ایمان خدا کی بارگاہ میں شرف قبول پا سکتا ہے۔ اور نہ حضور اقدس کی لائی ہوئی شریعت ماننے بغیر کوئی قوم آیت ضربت علیہم الذلۃ کے استثنائی دائرہ الا بحبل من اللہ میں داخل ہو سکتی ہے۔ خدا کے آخری رسول کی رسالت و شریعت ہی ہے جسے قرآن کریم میں کہیں حبل من اللہ (خدا کی رسی) سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اور کبھی عروۃ وثقیٰ (مضبوط دستہ) سے۔ اس معاملہ میں خدا تعالیٰ کا فیصلہ دوٹوک ہے۔ کہ ومن یبتغ غیر الاسلام دیناً فلن یقبل منہ ——— اب کوئی دوسرا مذہب نہ تو فلاح و سرخروئی کی ضمانت دے سکتا ہے۔ اور نہ خدا کی بارگاہ میں وقعت اور قبولیت کا دعویٰ کر سکتا ہے ——— اگر چند روزہ مادی شوکت و غلبہ کے ڈانڈے ایمان و اسلام سے جوڑنا ضروری ہوں، تو پھر ہٹلر اور مسولینی بلکہ کارل مارکس اور سٹالین کی "فتوحات" کو کون سے ایمان کا کرشمہ قرار دیا جائے، جبکہ موخرالذکر حضرات تو عمر بھر خدا کے وجود تک سے بغاوت کا پرچار کرتے رہے۔ ہم اپنے بزرگ سے نیازمندانہ عرض کریں گے۔ کہ وہ اپنی عظیم دینی خدمات اور ثقہ دینی منصب کی خاطر جوش خدمت قرآنی میں جمہور سلف کی راہ سے اس قدر نہ ہٹیں۔ خداوند تعالیٰ کی بارگاہ بے نیاز ہے اس قسم کی شدید فروگذاشتیں پلک جھپکنے میں عمر بھر کے حسنات کو حبط کر دیتی ہیں ——— خداوند تعالیٰ ہم سب کو استقامت کی توفیق دے۔ آمین

مکہ ریڈیو کے حوالہ سے یہ اطلاع آئی ہے۔ کہ سعودی عرب کے شاہ فیصل نے اپنے ملک میں ملکی یا غیر ملکی عورتوں کا نیم برہنہ لباس پہن کر بازاروں میں گھومنے پھرنے پر پابندی لگا دی ہے۔ کیونکہ اس سے اسلامی احکام کی خلاف ورزی ہوتی ہے اور ملک کے قدیم روایات کو دھچکا لگتا ہے۔ ہم اس مبارک فیصلہ پر شاہ فیصل کو مبارک باد دیتے ہوئے دست بدعا ہیں کہ خدا انہیں یہ فیصلہ نافذ کرانے کی توفیق دے یورپی تہذیب اور تمدن جو سراسر بے حیائی ہے۔ ہر اسلامی ملک کے لئے کلنک کا ٹیکہ ہے۔ بالخصوص سعودی عرب جو حرمین شریفین کی وجہ سے عالم اسلام کا دل ہے۔ اور دل میں فاسد مادہ کی سرایت سے ہر مسلمان کا پریشان اور متاثر ہونا لازمی ہے۔ ہمیں شاہ کے اس مومنانہ فیصلہ سے بے انتہا مسرت ہے۔ اور ہماری تمنا ہے کہ خدا انہیں مرکز اسلام کو ہر فکری و عملی گمراہی سے محفوظ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین